بِسۡمِ اللهِ الرحمٰن الرَّحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول الله صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

الصلوٰۃ والسلام علیك یاحبیب الله صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

عظمتِ قرآن

سورہ نحل کی آیت 89 کی روشنی میں

مؤلف: مفتی محمد وسیم ضیائی

کمپوزنگ: قاری زاہد حسین سہروردی

www.waseemziyai.com

فہرست

مذکورہ آیت کریمہ میں پانچ باتیں قابل توجہ ہیں:---3
نزولِ قرآن:---4
روشن بیان:---5
ھدایت---6
(ا)شاہِ حبشہ:---7
(2)فضیل بن عیاض:--7
رحمت:---8
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:---10
بشارت:---11

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡكَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ وَّھُدًی وَّ رَحۡمَۃً وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ○

(سورۃ نحل، پ ۱۴ آیت ۸۹)

یعنی :۔اور ہم نے تم پر یہ قرآن اُتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کے لئے۔

مذکورہ آیت کریمہ میں پانچ باتیں قابل توجہ ہیں:

۱۔نزولِ قرآن ۲۔روشن بیان ۳۔ھدایت ۴۔رحمت ۵۔بشارت

www.waseemziyai.com

ہر ایک پر مختصر اً روشنی ڈالتا ہوں

نزولِ قرآن:

1۔ نزولِ قرآن کی تین حیثیات ہیں ا۔ قرآن کا نزول لوح محفوظ پر

جیسا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا : بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ o فِىۡ لَوۡحٍ

مَّحۡفُوۡظٍ o یعنی: بلکہ وہ کمالِ شرف والا قرآن ہے لوح محفوظ میں۔

(سورۃ البروج , پ30آیت21،22)

(مذکورہ نزول ایک ساتھ ہوا)

2۔ قرآن کا نزول پہلے آسمان پر جیسا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ o (سورۃ القدر، پ۳۰،آیت نمبر 01)

(مذکورہ نزول ایک ساتھ ہوا)

3۔ قرآن کا نزول قلبِ مصطفی ﷺ پر نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ o عَلٰى قَلۡبِكَ

یعنی: روح الامین (حضرت جبریل علیہ السلام) قرآن کو لے کر اُترے آپ کے دل پر۔ (سورۃ الشعراء، پ۱۹، آیت 193، 194)

(مذکورہ نزول ۲۳ برس میں مکمل ہوا)

روشن بیان:

زمین وآسمان جن وانس خشک وتر ہر شیء کا روشن بیان قرآن میں موجود ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے بصارت کے ساتھ بصیرت دی اُنہوں نے پیغامِ قرآنی کی ترجمانی کی جیساکہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

ارشاد فرمایا: لَوْضَاعَنِی عِقَالُ بَعِیْرٍلَوَجَدْتُّهُ فِی کِتَابِ اللّٰہِ

یعنی: میرے اُونٹ کا عقال (وہ رسی جس سے اونٹ کے پاؤں باندھے جاتے ہیں) گم ہو جائے میں اُسے بھی کتاب اللہ میں پاتا ہوں۔

(الاتقان فی علوم القرآن)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

www.waseemziyai.com

قد بین لنا فی ھذا القرآن کل علم و کل شیءٍ

یعنی: ہمارے لئے سارے علوم اور ساری چیزیں اس قرآن میں بیان کر دی گئی ہے۔ (ابن کثیر)

حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کا یہ شعر بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عنه افهام الرجال

یعنی: قرآن پاک میں تو تمام علوم ہیں لیکن لوگوں کے ذہن اس کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

ھدایت:

جہاں قرآنی مفاہم و مطالب سر چشمہ ہدایت ہے وہاں الفاظِ قرآنی ہدایت کا سبب ہے اس کی دو مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

www.waseemziyai.com

(۱)شاہِ حبشہ:

اعلانِ نبوت کے پانچوے سال تقریباً 82 مرد وخواتین کفارِ مکہ کی شدید اذیتوں کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے ساتھ حبشہ (ایتھوپیا) کی جانب ہجرت فرمائی نجاشی بادشاہ نے اُنہیں پناہ دی لیکن کفارِ مکہ اُن مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہے بالآخر بادشاہِ حبشہ مسلمانوں کو اپنے دربار میں بلا کر تفتیش کرنے لگا اُس وقت نجاشی نے کہا کہ آپ لوگ اپنی کتاب کی تلاوت کریں تو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کی تلاوت کی تلاوتِ قرآن کو سن کر بادشاہ اشک بار ہو گیا اور آنکھیں آبدیدہ ہو گئ۔

(2)فضیل بن عیاض:

آپ ابتداء میں ڈاکوؤں کے سردار تھے ڈکیتی کے ارادے سے گھر میں داخل ہوئے صاحبِ خانہ اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا۔

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُهُمۡ لِذِكۡرِ اللّٰهِ

یعنی: کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے قلوب اللہ کے

ذکر سے خوفزدہ ہو جائیں۔ (سورہ الحدید آیت 16)

جب مذکورہ آیت کو سماعت کیا تو کپکپی طاری ہو گئی آپ نے رہزنی اور دیگر گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کی عبادت میں اس قدر منہمک ہو گئے کہ اکابر اولیاء آپ کو اپنا امام سمجھتے تھے۔

رحمت:

تلاوت قرآن کی برکت سے اللہ تعالیٰ رحمتوں کا نزول فرماتا ہے اس حوالے سے دو احادیثِ مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

① عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا هُوَيَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ، إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ، فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ، وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى مَا يَرَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَأْ يَا ابْنَ

حُضَيْرٍ، اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ، قَالَ: فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ المَصَابِيحِ، فَخَرَجَتْ حَتَّى لاَ أَرَاهَا، قَالَ: «وَتَدْرِي مَا ذَاكَ»، قَالَ: لاَ، قَالَ: «تِلْكَ المَلاَئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا، لاَ تَتَوَارَى مِنْهُمْ»،

حضرت اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رات کے وقت سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے اور نزدیک میں ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا کہ گھوڑا بدکنے لگا تو یہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا دوبارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا تو پھر یہ رُک گئے کیونکہ ان کا صاحبزادہ یحیٰ گھوڑے کے قریب سویا ہوا تھا لہٰذا اُنہیں ڈر ہوا گھوڑا کہیں اُسے کچل نہ دے جب وہ لڑکے کو ہٹا چکے تو آسمان کی جانب دیکھا لیکن وہ نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ سے یہ واقعہ عرض کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن حضیر! پڑھنا بند نہ کرتے۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ یحیٰ کو نہ کچل دے جو

قریب ہی سویا تھا میں نے سر اُٹھا کر دیکھا اور اُس کے پاس جا کر اُسے ہٹایا پھر میں نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی تو ایک چھتری جیسی چیز دیکھی جس میں چراغ جیسی چیزیں فیروزاں تھیں۔ جب میں باہر نکلا تو کوئی چیز نظر نہیں آرہی تھی فرمایا۔ تم جانتے ہو وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا، وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے نزدیک آتے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ صبح تک اسی طرح رہتے اور لوگ بھی واضح طور پر ان کا مشاہدہ کرتے لے۔ (بخاری شریف 5018)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمِ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کچھ لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت اور اسکے درس کے لئے جب بھی جمع ہوتے ہیں اُن

www.waseemziyai.com

پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اُن کو گھیر لیتے ہیں۔ (مسلم شریف6747)

بشارت:

یعنی قرآن مسلمانوں کو جنت کی بشارت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وما علی الا البلاغ

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com